سوال

(865) نافرقہ بندی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے، لہٰذا اہل سنت یا اہل حدیث کہلوانا ناجائز اور فرقہ سازی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

س لا یعنی بحث مباحثے کا بانی مسعود احمد ہے، محدثین عظام کی تضحیک، ان کے کارہائے نمایاں کا منہ چڑانا، اسلام کا لیبل لگا کر جہمیہ، معتزلہ، خوارج اور دیگر باطل فرقوں کی درپردہ وکالت کرنا اس کا وطیرہ ہے۔ مگر یاد رہے کہ:

یُرِیدُونَ أَن یُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَیَأْبَى اللَّهُ إِلَّآ أَن یُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ الْكَـٰفِرُونَ ۳۲. سورة التوبة

رلیا جائے تو الفاظ قرآنی کے عموم کے پیش نظر اس کا اور اس کے جملہ حواریوں کا نام بھی المسلمین ہی ہونا چاہیے تھا، جب کہ واقعات اس کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ آیت کریمہ میں ''مسلمین'' نام بطورِ صفت بیان ہوا ہے بطورِ علم نہیں۔ چناں چہ سورۃ الاحزاب میں مسلمین ہی کی متعدد

'فَادْعُوا الْمُسْلِمِينَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ، عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ' (مسند احمد، رقم ۱۷۱۷۰)

ان ناموں کے ساتھ پکارو جو نام اللہ عزوجل نے ان کے رکھے ہیں، یعنی مسلمین مومنین، عباد اللہ۔''

سے معلوم ہوا کہ مسلمین کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے وصفی نام رکھے ہیں، جن سے چنداں انکار ممکن نہیں۔ مزید یہ کہ ان حضرات نے لفظ جماعت کا اضافہ کرکے اپنے فرقے کا نام ''جماعت المسلمین'' رکھا ہے، جو قرآنی الفاظ پر زیادتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نام ہم نے حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ سے

، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصنوعی جماعت مراد نہیں، بلکہ اس سے مقصود مسلمانوں کی اجتماعی ہے۔ جو امارت وحکومت میں ایک خلیفہ پر مجتمع ہو۔ متعدد احادیث میں اس امر کی تصریح موجود ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ہذا کو ''کتاب الفتن'' میں ذکر کیا ہے، جس سے مقصود یہ ہے کہ فتنہ وفساد کے زمانے

کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایک خلیفہ پر اجتماع سے پہلے اختلاف کی حالت میں مسلم کیا طرزِ عمل اختیار کرے گا؟۔'' (فتح الباری: ۳۵/۱۲)

سے مراد سیاسی گروہ بندیاں ہیں جو کسی ایک خلیفہ اور امام کی قیادت سے محروم ہوں۔ جب منزل مقصود ایک ہو تو نام کے اختلاف سے کوئی فرق نہیں پڑتا، فرقے نام رکھنے سے نہیں بلکہ عقیدے اور نظریات کی تبدیلی سے وجود میں آتے ہیں، جس طرح معتزلہ نے اپنا نام تو اہل العدل والتوحید۔ رکھا ہوا تھا لیکن پس

ث، یا اہل اسنت، کسی ایک گروہ کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ منکرین صفاتِ الٰہیہ کے مدمقابل ایک محاذ اور تحریک کا نام ہے، جس کا مطمح نظر صرف اور صرف کتاب وسنت کی روشنی میں منہج سلف صالحین کو واضح کرنا ہے، یہ ایک طرزِ فکر وعمل اور منہج حیات کا نام ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:589

محدث فتویٰ